اسلامیات

(رہنمائے اساتذہ)

پہلی جماعت کے لیے

صوفیہ یزدانی

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

گریٹ کلیرنڈن اسٹریٹ، اوکسفرڈ OX2 6DP

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے
جو دنیا بھر میں درج ذیل مقامات سے بذریعہ اشاعت کتب تحقیق ،علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے
مقاصد کے فروغ میں یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔

اوکسفرڈ نیویورک
استنبول اوکلینڈ بینگ کوک بیونس آئرس
ٹورونٹو ٹوکیو ٹیپی چنائے دارالسلام دہلی ساؤ پالو
شنگھائی کراچی کوالالمپور کولکتہ کیپ ٹاؤن ممبئی میڈرڈ
میکسیکوسٹی میلبرن نیروبی ہونگ کونگ

Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

© اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۰۳ء

مصنف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۰۳ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصّے کی نقل ، ترجمہ کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور کسی بھی ذریعے سے ترسیل نہیں کی جاسکتی۔
دوبارہ اشاعت کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لئے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبہ حقوق اشاعت سے مندرجہ ذیل پتے پر رجوع کریں۔

یہ کتاب اس شرط کے تحت فروخت کی گئی ہے کہ اس کو بغیر ناشر کی پیشگی اجازت کے بطور تجارت یا بصورت دیگر مستعار دوبارہ فروخت یا عوضاً یا کسی اور طرح تقسیم اس کی اصل شکل کے علاوہ جس میں وہ شائع کی گئی ہے کسی دوسری وضع یا جلد وغیرہ میں اور مماثل شرائط کے بغیر شائع نہیں کیا جائے گا اور بعد کا خریدار بھی ان شرائط کا پابند رہے گا۔

ISBN 0 19 579823 6

پاکستان میں ــــــــ ، کراچی میں طبع ہوئی۔
امینہ سیّد نے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
۵- بنگلور ٹاؤن، شارع فیصل،
پی-او بکس ۱۳۰۳۳، کراچی-۷۵۳۵۰، پاکستان
سے شائع کی۔

تعارف

تعلیم دینا ایک پیغمبری پیشہ ہے۔ ہر استاد کی یہ ذمّہ داری ہے کہ وہ اس پیشے کو ایمان داری کے ساتھ انجام دے۔ استاد اپنے طالب علموں کے سامنے ایک ''آئیڈیل'' شخصیت کی حیثیت رکھتا ہے۔ بچّے استاد کے قول و عمل سے بہت کچھ سیکھتے ہیں اور بعض اوقات تو وہی کچھ کرتے ہیں جو وہ اپنے استاد کو کرتا دیکھتے ہیں۔ لہٰذا استاد کو بچّوں کے سامنے اعلیٰ گفتار اور کردار کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ کی ذمّہ داریاں دوسرے اساتذہ کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہوتی ہیں۔ جب تک استاد قرآن پاک کو اچھّی طرح سمجھ کر اُس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے نہ تو وہ خود اچھّے مسلمان بن سکیں گے اور نہ ہی اپنے طلبا کی کردار سازی کرنے کے قابل ہوں گے۔

عربی زبان میں اسلام کے معنی ''اطاعت اور فرماں برداری'' کے ہیں۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کا دین ہے۔ پوری کائنات کا نظام اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہے اور وہ ہر چیز کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ نے کائنات کا جو نظام مقرّر فرما دیا ہے تمام کائنات اسی نظام کے تحت چل رہی ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور زندگی کے ہر پہلو میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ استاد اسلام کے طریقۂ حیات سے جتنا زیادہ واقف ہوگا، اتنا ہی وہ اسلام کے تمام اصول طلبا میں منتقل کر سکے گا۔ اسلامیات کا اہم مضمون پڑھانے والے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچّوں کو عربی زبان سکھانے کے لیے پہلے خود عربی زبان پر عبور حاصل کریں اور قرآنی سورتیں مکمل درستی کے ساتھ بچّوں کو پڑھائیں۔

استاد کی ایک اہم ذمّہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اسلامیات کا اہم مضمون بچّوں کو بہت دلچسپی کے ساتھ پڑھائے اور تدریس کے ایسے طریقے اختیار کرے جس سے بچّے بہت انہماک اور توجّہ کے ساتھ سارا سبق سُنیں۔ تدریس کے دوران ہمیشہ بچّوں کی حوصلہ افزائی کریں جو طالب علم پڑھائی میں کم زور ہوں انھیں جماعت میں ڈانٹ ڈپٹ کرنے کی بجائے الگ بُلا کر ان کی کم زوری دور کرنے کی کوشش کریں۔

زیرِ نظر کتاب میں ہر سبق سے پہلے سبق کے موضوع کے بارے میں مختصر مواد شامل کیا جا رہا ہے۔ تفصیلی مطالعہ کے لیے اساتذہ دیگر متعلقہ کُتب سے استفادہ کر سکتے ہیں، پہلی جماعت کے بچّوں کے لیے اساتذہ بیانیہ طریقۂ تدریس اختیار کریں اور سبق بچّوں کو ذہن نشین کرانے کے لیے ان سے چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھیں۔

اگر ممکن ہو تو جماعت میں پڑھایا جانے والا سبق ہر روز کسی بھی ایک بچّے کو اپنے پاس بُلا کر سُنیں۔ اس طرح سب بچّے اپنا سبق یاد کر کے آئیں گے۔

فہرست

باب اوّل: قرآن مجید

- ناظرہ قرآن ۲
- حفظِ قرآن ۴
- حِفظ و ترجمہ ۵

باب دوم : ایمانیات و عبادات

- اللہ تعالیٰ پر ایمان ۶
- ہمارے پیارے نبی ﷺ ۷
- قرآن مجید ۹
- طہارت و پاکیزگی ۹
- نماز ۱۱

باب سوم : سیرتِ طیبّہ ﷺ

- پیارے نبی ﷺ کی ولادت ۱۲

باب چہارم : اخلاق و آداب

- سویرے اُٹھنا ۱۳
- کلمہ طیبّہ ۱۴
- سلام کرنا ۱۵
- کھانے پینے کے آداب ۱۶
- اپنا کام خود کرو ۱۷
- اچّھا برتاؤ ۱۸
- اپنے گھر اور مدرسے (اسکول) کو صاف رکھنا ۱۹

طریقۂ تدریس کی ابتدائی باتیں

طریقۂ تدریس بچّوں کی تعلیم و تربیت پر بہت اثر انداز ہوتا ہے۔ ذیل میں طریقۂ تدریس مؤثّر بنانے کے لیے چند اہم نکات تحریر کیے جا رہے ہیں۔

۱۔ استاد کمرۂ جماعت میں داخل ہوکر بچّوں کو خود سلام کرے۔ اس سے بچّوں میں سلام کرنے کی عادت پڑے گی۔

۲۔ تختۂ سیاہ پر پڑھائے جانے والے موضوع کا اندراج کریں اور ایک طرف تاریخ لکھیں۔

۳۔ سابق سبق کے بارے میں سوالات کریں تاکہ بچّوں کو سبق یاد آ جائے۔

۴۔ نیا سبق پڑھانے سے پہلے سبق کے عنوان کا مختصر تعارف زبانی بیان کریں۔

۵۔ سبق کے مشکل الفاظ نوٹ کرکے بچّوں کو ان کے معنی لکھوائیں۔

تختۂ سیاہ

اسکول کی ہر جماعت میں تختۂ سیاہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ ہر استاد کے لیے لازمی ہے کہ وہ تدریس کے لیے بوقتِ ضرورت تختۂ سیاہ کا صحیح استعمال کرے۔

۱۔ تختۂ سیاہ کی مدد سے ایک ہی وقت میں پوری جماعت کو پڑھایا جاسکتا ہے۔

۲۔ تختۂ سیاہ کے استعمال سے وقت کی بچت ہوتی ہے۔

۳۔ تختۂ سیاہ پر جو بات لکھی جائے وہ بچّوں کے ذہن میں اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے اور بچّے اس بات کو کافی دیر تک یاد رکھتے ہیں۔

باب اوّل :　　　　　　قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے دنیا کے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے اپنے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن پاک نازل کیا۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے، عربی زبان ہمیں سمجھ نہیں آتی اس لیے قرآن پاک پر اس وقت تک عمل نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ ہم اسے ترجمے کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں زندگی گزارنے کے وہ تمام اُصول اور طریقے بتا دیے ہیں جن پر چل کر انسان دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ لہٰذا اس کامیابی کے لیے قرآن پاک پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ قرآن پاک دنیا کی واحد کتاب ہے جس کی حفاظت کا ذمّہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ قرآن پاک کو سیکھنا ، اس کی تلاوت کرنا اور اس کے معنی و مطالب پر غور کرنا بذاتِ خود بھی ایک اہم علم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت ، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی۔ توریت قانون ہے ، زبور حمد و ثنا اور مناجات کا مجموعہ ہے اور انجیل میں اخلاقی اصول بتائے گئے ہیں۔ لیکن قرآن پاک قانون ، اخلاقیات ، حمد و ثنا اور معاملات کا ایسا مجموعہ ہے جس میں عقائد عبادات ، معاملات ، روحانیت ، اخلاقیات ، قانون ، تمدن ، معاشرت ، سیاسیات ، تاریخ غرض کہ ہر شعبۂ زندگی کے بارے میں ہدایات موجود ہیں۔ قرآن کے لفظی معنی ''بہت زیادہ پڑھی جانے والی کتاب'' کے ہیں۔ یہ دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جس میں کوئی ترمیم یا اضافہ نہیں کرسکتا۔ یہ کتاب قیامت تک اسی طرح رہے گی۔ اس کی تلاوت سے دلوں کو سکون اور عمل کرنے سے کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے توحید کا سبق سکھایا ہے۔

ناظرہ قرآن کی تدریس

پہلی جماعت کی اسلامیات کی کتاب میں نصاب کے مطابق حروف مدّہ ، حروف تہجّی اور ان کی مختلف صورتیں ، حرکات کی شکلیں اور مفرد آوازیں ، مرکّب آوازیں ، تنوین ، جزم کا ناظرہ شامل ہے۔ ناظرہ قرآن کی تدریس میں استاد کو درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے :

۱۔　استاد کو خود ناظرہ اچھی طرح آنا چاہیے۔

۲۔　علمِ تجوید پر مہارت حاصل ہونی چاہیے۔

۳۔ حروف مدّ ہ اور تہجّی اور ناظرہ میں شامل دیگر الفاظ کی پہچان کرانے کے لیے ان کی تختی شروع کرائی جائے۔ اس سے بچّے حروف کو پہچان سکیں گے۔
۴۔ الفاظ کی پہچان کرانے کے بعد بچّوں سے باری باری یا ایک ساتھ یہ الفاظ بلند آواز سے سُنے جائیں۔
۵۔ کمرۂ جماعت میں تختۂ سیاہ کا استعمال ضرور کیا جائے۔
۶۔ حروف کی ادائیگی اور تلفّظ پر خاص توجّہ دی جائے۔
۷۔ ملتے جلتے الفاظ کا فرق واضح کریں۔
۸۔ ہر بچّہ کم ازکم دو تین بار اپنا سبق دہرائے۔
۹۔ با آواز بلند پڑھنے اور بار بار کہلوانے سے اکثر بچّوں کو سبق اسی وقت یاد ہوجاتا ہے۔

حفظِ قرآن

پہلی جماعت کی اسلامیات کی درسی کتاب میں موجود دونوں سورتیں (سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الاخلاص) صحیح تلفظ اور قرأت کے ساتھ یاد کرائی جائیں۔ بچّوں کو یاد کرانے سے پہلے یہ دونوں سورتیں صحیح تلفّظ کے ساتھ استاد کو خود بھی یاد ہونی چاہییے۔

نماز میں ثنا، تعوذ، تسمیہ، اللّٰہ اکبر، کلمہ اور مختصر درود شریف بچوں کوّ یاد کرائی جائیں اور ان کا آسان ترجمہ بچّوں کو پڑھایا جائے اور ساتھ ساتھ زبانی یاد بھی کرایا جائے۔

حفظ اور ترجمہ کی تدریس

حفظ و ترجمہ کی تدریس کے لیے اساتذہ کو درج ذیل باتوں پر توجّہ دینی چاہیے:

۱۔ طلبا سے اسباق باقاعدگی سے سُنیں۔
۲۔ طلبا و طالبات کے تلفّظ و مخارج پر توجّہ دیں۔
۳۔ اسباق باقاعدگی سے سُنیں۔
۴۔ بچّوں کو روزانہ حفظِ قرآن کی مشق کرائی جائے۔
۵۔ حِفظ و ترجمہ کی غلطیوں کو نوٹ کرکے بچّوں کی یہ غلطیاں دور کی جائیں۔
۶۔ لفظی ترجمے کے ساتھ ساتھ بچّوں کو بامحاورہ ترجمہ بھی یاد کرایا جائے۔
۷۔ بچّوں کے گروپ بنا کر ان سے کہا جائے کہ وہ ایک دوسرے سے حفظ و ترجمہ کا مواد سُنیں اور استاد ان کی غلطیوں کی اصلاح کرے۔

حفظ و ترجمہ

نماز اسلام کا بنیادی ستون ہے اور ہر مسلمان پر وقت کی پابندی کے ساتھ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ نماز کا آغاز ثنا سے ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی جاتی ہے اور اس کے بابرکت نام سے نماز کا آغاز کیا جاتا ہے۔ نماز میں اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کے لیے اور شیطان کے وسوسوں سے بچنے کے لیے ثنا کے بعد تعوذ پڑھی جاتی ہے۔ کسی کام کا آغاز ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے کیا جاتا ہے۔ جو کام اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کیا جاتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے اس لیے نماز سمیت کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ضرور پڑھنا چاہیے۔ ہمارے ایمان کی بنیاد کلمہ طیّبہ پر ہے۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔''

اس کلمے کو پڑھنے کے بعد ایک کافر شخص مسلمان ہوکر دائرۂ اسلام میں داخل ہوجاتا ہے۔ یہ کلمہ پڑھنے سے ہمارے دل میں یہ یقین آجاتا ہے کہ پوری کائنات میں صرف اللہ تعالیٰ عبادت کے لائق ہے۔ وہی ہمارا خالق اور مالک ہے اسی نے ہمیں پیدا کیا ہے اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر واپس جانا اور اپنے تمام اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔ کلمے کا دوسرا حصّہ یعنی محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں پڑھنے سے ہمارا ایمان بالکل مکمل ہوجاتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی آخرت تک نہیں آئے گا۔ نبی کریم ﷺ پر سلامتی بھیجنے کے لیے ہم درود پڑھتے ہیں۔ پہلی جماعت کی اسلامیات کی کتاب میں مختصر درود اور مذکورہ بالا تمام تسبیحات اور کلمے وغیرہ ترجمے کے ساتھ دیے گئے ہیں۔ اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ پہلے خود یہ دعائیں یاد کریں پھر بچّوں کو بھی ترجمے کے ساتھ یہ دعائیں یاد کرائیں۔ تدریسی فرض کی ادائیگی کے علاوہ انفرادی طور پر بھی اس کا بہت اجر ہے۔ (جزاک اللہ خیر)

گھر کا کام

جماعت میں پڑھایا جانے والا حفظ و ترجمہ کا مواد بچّوں کو گھر سے زبانی یاد کرکے آنے کے لیے کہا جائے اور بچّوں سے کہا جائے کہ وہ پچھلے حفظ و ترجمے کو بھی دہرائیں، اساتذہ جماعت میں باقاعدگی سے بچّوں سے حفظ و ترجمہ سُنیں۔

باب دوم : ایمانیات و عبادات

اللہ تعالیٰ پر ایمان

ایمان کیا ہے؟

کسی چیز پر دل سے یقین لانے ، زبان سے اقرار کرنے اور پھر اس پر عمل کرنے کو 'ایمان' کہتے ہیں۔ ایمان زبانی اقرار کا نام نہیں ، اس طرح تو صرف زبانی اطاعت ہی ہوگی بلکہ ایمان تو یہ ہے کہ مسلمان کا دل اور عمل بھی بدل جائے۔ کیونکہ مضبوط ایمان کی بنیاد پر ہی اسلام کی پختہ عمارت تعمیر ہوسکتی ہے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ایمان کا سبق پڑھاتے وقت ایسے طریقے اختیار کریں جس سے بچّوں کے دِلوں میں ایمان کی بنیادیں مضبوط ہوں۔ پہلی جماعت کی اسلامیات کی کتاب کے باب دوم میں اللہ تعالیٰ پر ایمان کے متعلق ایک سبق دیا گیا ہے تا کہ بچّے خالقِ کائنات اور اپنے رب کے بارے میں جانیں ، اس کی خصوصیات سے واقف ہوں۔ اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ بچّوں کو اللہ تعالیٰ کی خصوصیات بتائیں۔ بچّوں کو صرف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ ڈرائیں بلکہ ان کے دِلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبّت پیدا کریں تا کہ بچّے اللہ تعالیٰ کی محبّت کی وجہ سے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ایک مسلمان کے ایمان کا پہلا اور بنیادی حصّہ ہے۔

پہلی جماعت کی اسلامیات کی کتاب میں ''اللہ تعالیٰ پر ایمان'' کے سبق میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں بہت ساری باتیں بتادی گئی ہیں۔ کتاب کے سبق کے مطابق طلبا کے ذہن میں یہ بات اچھی طرح بٹھا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے یعنی وہ ہر جگہ موجود ہے اور ہر ایک کو دیکھ رہا ہے ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت اس سے پوشیدہ نہیں۔

مثلاً :

۱۔ کمرۂ جماعت میں کوئی بچّہ اگر اپنے ہم جماعت کو بتائے بغیر اس کے ڈیسک یا بستے سے کوئی چیز نکال لے تو بچّے کو بتایا جائے کہ اگر استاد یا وہ بچّہ نہیں تو اللہ تعالیٰ تو اسے ضرور دیکھ رہے ہیں۔

۲۔ بعض بچّے جھوٹ بولنے کے عادی ہوتے ہیں اور اپنے والدین کے سامنے بھی جھوٹ بولتے ہیں بچّے کو یہ بتایا جائے کہ جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ اگر والدین کو نہیں تو اللہ تعالیٰ کو تو پتہ ہوتا

ہے کہ بچّہ جھوٹ بول رہا ہے، لہٰذا استاد ہی بچّوں میں اللّٰہ تعالیٰ کی ہر جگہ موجودگی کا احساس پیدا کر سکتے ہیں۔

استاد تختۂ سیاہ پر اللّٰہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ کاموں کی ایک فہرست بنائیں۔ مثلاً:

اللّٰہ تعالیٰ کے پسندیدہ کام	اللّٰہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ کام
سچ بولنا	جھوٹ بولنا
نماز ادا کرنا	نماز ادا نہ کرنا
بڑوں کا ادب کرنا	بڑوں کے ساتھ بدتمیزی کرنا
دوستوں کی مدد کرنا	دوستوں کے کام نہ آنا
پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا	پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل نہ کرنا وغیرہ

طلبا سے کہیں کہ وہ یہ فہرست اپنی کاپیوں میں نوٹ کر کے اس میں اضافہ کریں۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ

اللّٰہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے دنیا میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے۔ حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللّٰہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ حضرت محمد ﷺ کو اللّٰہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کے لیے راہنما بنا کر بھیجا۔ آپ بچپن سے ہی بہت شریف النّفس اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپ ﷺ ہمیشہ سچ بولتے تھے، بڑوں کے کام آتے تھے، ہمیشہ لوگوں کو اچھّی باتیں بتاتے اور نیک کام کرنے کے لیے کہتے تھے۔ آپ ﷺ کے والد کا انتقال آپ ﷺ کی پیدائش سے قبل ہوگیا تھا اور جب آپ ﷺ چھ سال کے ہوئے تو آپ ﷺ کی والدہ بھی انتقال فرما گئیں۔ ماں اور باپ کا سایہ سر سے اُٹھ جانے کے باوجود آپ ﷺ نے کبھی اللّٰہ تعالیٰ کی ناشکری نہیں کی بلکہ ہر حال میں شکر ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت محمد ﷺ مکّہ کے قریب ایک غار میں جا کر اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ چالیس برس کے ہوئے تو اللّٰہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور آپ ﷺ کے ذمّہ لوگوں کو ہدایت دینے کا اہم کام سونپا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب لوگ بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ جھوٹ بولتے تھے، ایک دوسرے کے حقوق غصب کیا کرتے تھے اور بے حیائی عام تھی۔ آپ ﷺ نے اتنے بُرے ماحول میں لوگوں کو حق کا پیغام پہنچایا اور انھیں بتوں کو چھوڑ کر ایک اللّٰہ کی عبادت کرنے کے لیے کہا۔ کافر اپنے باپ دادا کا دین چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے، انھوں نے آپ ﷺ کو خوب بُرا بھلا کہا اور تنگ کیا لیکن آپ بہت استقامت کے ساتھ اپنا کام کرتے رہے۔ جو آپ ﷺ کے ساتھ بُرا سلوک کرتا آپ ﷺ اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرتے۔ لوگوں کی امانتیں سنبھال کر رکھتے اسی لیے لوگ آپ ﷺ کو 'صادق' اور 'امین' کہتے تھے، آپ ﷺ سے محبّت ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس وقت دنیا کا کوئی مسلمان ایسا نہیں جسے آپ ﷺ سے محبّت نہ ہو، محبّت صرف زبانی نہیں بلکہ عملی طور پر ہونی ضروری ہے۔ مثلاً استاد بچّوں کو بتائے کہ اگر ایک بچّہ اپنے والدین سے کہے کہ مجھے آپ سے محبّت ہے اور ان کا کہنا نہ مانے تو والدین کہیں گے کہ ہمارے بچّے کو ہم سے محبّت نہیں ہے، اسی طرح پیارے نبی ﷺ سے محبّت کا تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔

استاد پیارے نبی ﷺ کی سیرت کا بغور مطالعہ کریں، بچّوں کو صبح اور شام کی مسنون دعائیں یاد کرائیں۔ بچّوں سے کہیں کہ وہ پیارے نبی ﷺ کی شخصیت کی کوئی پانچ خوبیاں اپنی کاپی میں لکھیں۔

گھر کا کام

بچّے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا پورا سبق اچھی طرح گھر سے پڑھ کر آئیں۔ سبق میں جو الفاظ سمجھ میں نہ آئیں وہ کاپی پر لکھ لیں۔ استاد مشکل الفاظ کے معنی بچّوں کو بتائے۔

بچّوں سے کہیں کہ وہ گتّے کے چوکور ٹکڑوں پر نبی کریم ﷺ کی تین صفات لکھ کر لائیں، بچّے آپ ﷺ کی جس صفت پر عمل کرتے جائیں، استاد اس صفت والے ٹکڑے پر (✓) کا نشان لگائے اور بچّوں سے پوچھے کہ انھوں نے اس صفت پر کیسے عمل کیا؟

قرآن مجید

قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔ پہلی جماعت کے سب بچّے مولوی صاحب سے گھر میں یا مدرسے جا کر قرآن پاک پڑھتے ہیں۔ بعض اسکولوں میں بچّے قرآن پاک حفظ بھی کرتے ہیں۔ استاد بچّوں کو بتائے کہ قرآن پاک صرف پڑھنے والی کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں کامیاب زندگی گزارنے کے طریقے بتائے گئے ہیں، اس لیے قرآن پاک کو ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے۔ قرآن پاک ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے لیکن اسے ترجمے کے ساتھ پڑھ کر عمل کرنے کی بجائے صرف خیر و برکت کے لیے پڑھا جاتا ہے۔ استاد بچّوں کو قرآن پاک کا احترام کرنے کے طریقے بتائے کہ سپارہ پڑھنے کے بعد اسے اِدھر اُدھر رکھنے کے بجائے الماری کے اوپر والے خانے میں صاف کپڑے میں لپیٹ کر رکھا جائے۔ قرآن پاک کو وضو کرکے ہاتھ لگایا جائے اور قرآن پاک پڑھتے وقت اِدھر اُدھر دیکھنے کی بجائے پوری توجہ قرآن پاک پڑھنے پر دی جائے اور جلدی جلدی پڑھنے کی بجائے قرآن پاک کو آرام سے صحیح تلفّظ کے ساتھ پڑھا جائے۔ اسلامیات کی پہلی جماعت کی کتاب کے سبق ''قرآن مجید'' میں بتایا گیا ہے کہ قرآن میں اچھّے اور بُرے دونوں کاموں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ استاد بچّوں سے پوچھے کہ ان کی نظر میں اچھّے کام کون سے ہیں؟ یہ کام نمبر وار تختۂ سیاہ پر لکھے جائیں اور بچّے اسکول کے کام کی کاپی پر انھیں لکھیں۔ استاد کاپی پر لکھے گئے اس کام کی بچّوں کی کاپی میں جانچ کرے اور اگر کہیں اِملا کی غلطی ہو تو اسے درست کرے۔

گھر کا کام

بچّوں سے کہا جائے کہ وہ کوئی سے پانچ بُرے کام اپنی کاپی میں لکھ کر لائیں۔

طہارت اور پاکیزگی

اسلام نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا ہے، طہارت کے معنی پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنے کے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے ہمیں صاف رہنے کے بہت سے طریقے بتا دیے ہیں جن میں سب سے اچّھا طریقہ دن میں پانچ وقت فرض نمازیں ادا کرنے کے لیے وضو کرنا ہے۔ نماز سے پہلے وضو کرنا

فرض ہے وضو میں ہاتھ ، منہ ، ناک ، بازو ، گردن اور پاؤں وغیرہ صاف کیے جاتے ہیں جس سے جسم بالکل پاک صاف ہوجاتا ہے اور انسان کئی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

اساتذہ بچّوں کو بتائیں کہ طہارت دو طرح کی ہوتی ہے ، پہلی قسم کی طہارت باطنی طہارت ہے جس میں بُرے کاموں مثلاً جھوٹ بولنا ، چوری کرنا ، لڑنا جھگڑنا ، نماز ادا نہ کرنا ، ٹیلی ویژن پر غلط پروگرام دیکھنا ، سنیما جاکر فلمیں دیکھنا ، کھانے پینے کی چیزوں میں عیب نکالنا ، بڑوں کے ساتھ بدتمیزی وغیرہ نہ کرنا شامل ہیں۔ باطنی طہارت کے لیے بُرے کاموں سے بچ کر توبہ کرنی ضروری ہے۔ دوسری قسم کی طہارت ظاہری طہارت ہے جس میں جسم کو صاف سُتھرا اور پاک رکھنے کے لیے ہر روز نہانا ، ناخن ، بال ، آنکھیں ، ناک وغیرہ صاف رکھنا ، کھانے کے بعد برش کرنا ، کھانے سے پہلے اچّھی طرح ہاتھ دھونا ، جگہ جگہ نہ تھوکنا ، بار بار ناک میں انگلی نہ ڈالنا ، اپنے کپڑے اور گھر کو صاف سُتھرا رکھنا بھی شامل ہیں۔ صاف سُتھرے بچّوں کو سب پسند کرتے ہیں اور ان کی صحت بھی اچّھی رہتی ہے پہلی جماعت کی اسلامیات کی کتاب کے اس سبق میں وضو پر زیادہ بحث کی گئی ہے۔

اساتذہ کا کام ہے کہ وہ بچّوں کو طہارت اور پاکیزگی کے وسیع تر مفہوم سے آگاہ کریں اور خود بھی ان باتوں کا خیال رکھیں کیونکہ بچّے کتابوں سے زیادہ استاد کی شخصیت سے سیکھتے ہیں۔

گھر کا کام

بچّوں سے کہا جائے کہ وہ طہارت کے بارے میں گھر سے ایک چارٹ بنا کر لائیں یا استاد خود ان کی کاپی پر چارٹ بنا کر دے اور ان سے پوچھے کہ انھوں نے اس چارٹ کے مطابق طہارت کا کتنا خیال رکھا؟ چارٹ درج ذیل نوعیت کا ہوسکتا ہے :

وضو کرنا		
ناخن صاف رکھنا		
ناک صاف رکھنا		
کنگھی کرنا		
دانتوں میں برش کرنا		
اپنا اسکول کا بستہ صاف کرنا وغیرہ		

بچّوں نے ان میں سے جو کام کیے ہیں ان پر (✓) کا نشان اور جو کام نہیں کیے ان کے سامنے (×) کا نشان لگائیں۔

نماز

نماز دین کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر دن میں پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے، توحید کے بعد نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ نماز کے لیے طہارت بہت ضروری ہے اور طہارت کے لیے وضو فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سات سو سے زائد مقامات پر نماز کا ذکر کیا ہے۔ نماز میں انسان اللہ تعالیٰ سے براہِ راست گفتگو کرتا ہے، نماز انسان کو بدی اور بے حیائی سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے اُس کا تعلق مضبوط بناتی ہے۔ اساتذہ بچّوں کو نماز کی اہمیت کے بارے میں بتائیں، پہلی جماعت میں تقریباً سات سال کی عمر کے بچّے ہوتے ہیں اور سات سال کی عمر سے بچّوں پر نماز فرض ہوجاتی ہے۔ اساتذہ بچّوں کو نماز کی فرضیت اور اہمیت سے آگاہ کرتے رہیں اور ان کے اندر نماز پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔ اگر اساتذہ خود نماز پابندی کے ساتھ ادا کریں گے تو ان کی بات زیادہ مؤثر طریقے سے بچّوں کو سمجھ میں آئے گی۔ بچّوں کو نماز کا ترجمہ بھی بتایا جائے تاکہ انھیں سمجھ آئے کہ وہ نماز میں کیا پڑھ رہے ہیں۔

گھر کا کام

بچّوں سے کہا جائے کہ وہ گھر سے پانچ وقت کی نمازوں کے نام یاد کرکے آئیں۔

نماز پڑھنے کے پانچ فائدے گھر سے لکھ کر لائیں اور ان سے یہ فائدے زبانی سُنیں۔

بچّوں سے کہیں کہ وہ امّی، ابّو، بھائی یا باجی کے ساتھ نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں اور اپنے کمرے میں ایک چارٹ بنا کر اس میں جو نماز ادا کریں اس پر (✓) کا نشان لائیں۔

نماز پڑھنے والے بچّوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انھیں چھوٹے چھوٹے انعامات دیے جائیں۔

باب سوم: سیرتِ طیّبہ ﷺ

پیارے نبی ﷺ کی ولادت

جس وقت ساری دنیا بُرائیوں میں مبتلا تھی۔ اللّٰہ تعالیٰ نے دنیا کے لوگوں کو سیدھا راستہ بتانے کے لیے عرب کے مشہور شہر مکّہ میں پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو بھیجا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اچّھی باتیں بتائیں اور بُری باتوں سے روکا اور اسلام جیسا سیدھا سادہ آسان راستہ دکھایا اور سچّا دین سکھایا، ہم مسلمان آپ ﷺ سے محبّت کرتے ہیں پہلی جماعت کی اسلامیات کی کتاب میں پیارے نبی ﷺ کی ولادت کے حوالے سے تفصیلات مختصراً درج ہیں۔ استاد کا کام ہے کہ وہ موضوع کی مناسبت سے مختلف کتابوں سے استفادہ کریں۔ اسلامیات کی کتاب میں یہ سبق شامل کرنے کا مقصد بچّوں کو آپ ﷺ کی ابتدائی زندگی کے بارے میں بتانا اور یہ سکھانا ہے کہ ایک کم عمر بچّے نے اتنی پریشانیوں کے باوجود کتنی اچّھی زندگی گزاری اور ماں باپ کا سایہ سر پر نہ ہونے کے باوجود آپ کی عادتیں نہیں بگڑیں۔ آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے ہمیں پہلا سبق یہی ملتا ہے کہ اچّھی عادتیں اختیار کرکے انسان دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوتا ہے۔ اپنی زندگی کو پاک اور صاف رکھنے کے لیے مال و دولت اور پریشانیوں سے پاک حالات کی اتنی ضرورت نہیں جتنی خود کو اچّھا بنانے کے لیے پکّے ارادے کی ہے۔

گھر کا کام

بچّے مشق کے سوالات گھر سے زبانی یاد کرکے آئیں۔

باب چہارم :   اخلاق و آداب

سویرے اُٹھنا

اللہ تعالیٰ نے راتیں آرام کے لیے اور دن کام کے لیے بنائے ہیں۔ شام کو سورج غروب ہونے کے بعد اندھیرا ہوجاتا ہے اور پرندے بھی اپنے گھونسلوں میں آجاتے ہیں اور پھر صبح سویرے اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ انسان صبح اُٹھ کر اپنے کام میں مصروف ہوجاتا ہے اور سارے دن کے کام نمٹا کر رات کو سوجاتا ہے۔ رات کو سونے سے دن بھر کی تھکاوٹ اترتی ہے اور انسان صبح تازہ دم ہوکر اُٹھتا ہے۔ بہت سے لوگ صبح فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد چہل قدمی کرتے ہیں ، یہ بہت اچّھی عادت ہے، تازہ ہوا صحت کے لیے بہت اچھی ہوتی ہے۔ صبح جلدی اُٹھنے سے گھر میں اور دن بھر کے کاموں میں برکت ہوتی ہے جو لوگ دیر تک سوئے رہتے ہیں ان کا سارا دن ضائع ہوجاتا ہے۔ اسکول جانے کے دنوں میں بچّے صبح سویرے اُٹھتے ہیں لیکن چھٹّیوں میں یا چھٹّی والے دن کئی بچّے دیر سے اُٹھتے ہیں اور دوپہر کے کھانے کے وقت ان کا ناشتہ ہوتا ہے یہ بہت بُری عادت ہے۔ استاد بچّوں کو بتائیں کہ وہ چھٹّی والے دن بھی صبح سویرے اُٹھ کر پہلے فجر کی نماز ادا کریں۔ چہل قدمی کے لیے امّی یا ابّو کے ساتھ جائیں۔ اس طرح ان کا پورا دن اچّھا گزرے گا جو بچّے رات کو دیر تک جاگتے ہیں ان کی آنکھ صبح دیر سے کھلتی ہے اور وہ اسکول میں لیٹ ہوجاتے ہیں۔ استاد بچّوں کو بتائے کہ رات کو دیر تک جاگنے کی بجائے جلدی سونے کی عادت ڈالیں تاکہ صبح جلدی اُٹھ سکیں۔

گھر کا کام

بچّوں سے کہیں کہ مشق میں دیے گئے سوالات زبانی یاد کرکے آئیں۔

بچّوں کو ایک چارٹ بنا کر دیں جس میں بچّے روزانہ اُٹھنے اور جاگنے کے اوقات لکھیں اور استاد روزانہ اس چارٹ کی جانچ کرے۔

کلمہ طیّبہ

ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ مکمل یقین رکھتا ہے کہ وہ ایک ہے۔ ہر جگہ موجود ہے ، وہی آسمانوں اور زمینوں کا بنانے والا ، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی حقیقی معبود اور مالک نہیں۔ اسی بات کا اقرار ایک مسلمان کلمہ طیّبہ میں بھی کرتا ہے۔
یعنی ترجمہ : ’’نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے ، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔‘‘
اللہ تعالیٰ پر مکمل یقین رکھنے کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ کہ ’’محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں‘‘ سے ایک مسلمان کا ایمان بالکل مکمل اور مضبوط ہوجاتا ہے۔ غیر مسلم جب دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے ہیں تو سب سے پہلے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ کلمہ طیّبہ پڑھے بغیر کوئی غیر مسلم مسلمان نہیں ہوسکتا۔ کلمہ طیّبہ ایک مسلمان کو بُرے کاموں سے روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کا درس دیتا ہے ، استاد کی ذمّہ داری ہے کہ وہ جماعت میں بچّوں کو کلمہ طیّبہ کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔ انھیں کلمہ طیّبہ ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کرائیں اور انھیں یہ بھی بتائیں کہ کلمہ طیّبہ پڑھنے کے بعد ایک مسلمان بچّے کو سب سے پہلے کیا کام کرنا چاہیے یعنی اسے صرف اللہ تعالیٰ کا کہنا ماننا چاہیے۔ کلمہ طیّبہ بُرائیوں سے روکتا ہے اس لیے چھوٹی اور بڑی تمام بُرائیوں سے دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

گھر کا کام

بچّوں سے کہا جائے کہ وہ کلمہ طیّبہ ترجمے کے ساتھ گھر سے یاد کرکے آئیں اور اسلامیات کی ہوم ورک کی کاپی پر کوئی ایسی پانچ بُرائیاں لکھ کر لائیں جن سے بچّے ، بچنے کی کوشش کریں گے۔
اساتذہ بچّوں سے پوچھیں کہ وہ ان بُرائیوں سے کیسے بچیں گے۔

سلام کرنا

مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو انھیں 'السّلام علیکم' کہتے ہیں۔ استاد بچّوں کو بتائیں کہ ایک مسلمان کا سلام کرنے کا سب سے بہترین اور مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہ جس سے ملے اسے ''السّلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ'' کہے یعنی ''تم پر سلامتی اور اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو'' اور دوسرا جواب میں ''وعلیکم السّلام و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ'' یعنی ''تم پر بھی اللّٰہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو''، کہے۔ استاد سلام کرنے کا یہ انداز بچّوں کو ترجمے کے ساتھ سکھائیں اور جب کمرۂ جماعت میں داخل ہوں تو سب بچّوں کو اسی طریقے سے سلام کریں۔ استاد کے سلام میں پہل کرنے سے بچّوں میں سلام کرنے کی عادت پیدا ہوگی۔ استاد آپس میں ایک دوسرے کو اسی طرح سلام کریں گے تو بچّے بھی ان کو دیکھ کر آپس میں اسی طرح سلام کریں گے۔ بچّوں کو سکھایا جائے کہ وہ صبح اُٹھ کر سب سے پہلے امّی اور ابّو کو سلام کریں اور اسکول میں اساتذہ کے علاوہ اپنے دوستوں اور اسکول کے دوسرے عملے کے لوگوں کو بھی سلام کریں۔ آج کل ہمارے ہاں بچّوں اور بڑوں میں ہیلو اور ہائے کہنے کا منفی رجحان نظر آرہا ہے۔ اساتذہ اس رجحان کی حوصلہ شکنی کریں اور 'سلام کرنا' کے سبق کے مطابق بچّوں کو سلام کرنے کا صحیح طریقہ سکھائیں۔

پہلی جماعت کے بچّوں سے کہیں کہ وہ بڑوں کے ساتھ ساتھ چھوٹوں کو بھی سلام کریں۔ اگر جماعت میں بچّوں کا آپس میں جھگڑا ہوجائے تو بچّوں کو یہ سکھایا جائے کہ وہ آپس میں سلام اور صلح صفائی کرکے دوستی کرنے میں پہل کریں۔

گھر کا کام

بچّوں سے کہا جائے کہ وہ گھر سے اسلامیات کی کتاب کے مطابق سلام کرنے اور جواب دینے کا طریقہ اور ان کا مطلب یاد کرکے آئیں۔

کھانے پینے کے آداب

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں کھانے پینے کے لیے دی ہیں۔ زندہ رہنے اور اچّھی صحت کے لیے کھانا پینا بہت ضروری ہے۔ کھانا ہر گھر میں پکتا ہے اور باقاعدگی سے تین وقت کھایا بھی جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بہت سے لوگوں کو کھانا ہضم نہیں ہوتا اور وہ پیٹ کی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ کھانا کھانے کے دوران ان باتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا جن سے صحت بنتی ہے۔ اساتذہ مختلف کتابوں سے کھانے پینے کے آداب کا مطالعہ کریں اور اس کے مطابق خود بھی کھانا کھائیں اور اسکول میں جماعت کے بچّوں کو بھی ان آداب سے آگاہ کریں۔ جن میں سب سے پہلے، کھانے سے قبل صابن سے اچّھی طرح ہاتھ دھونا ہے۔ بچّوں کو بتائیں کہ کھانا ہمیشہ ''بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم'' پڑھ کر شروع کریں۔ اگر شروع میں بھول جائیں تو یاد آنے پر ''بسم اللہ اوّلہٗ و آخرہٗ'' پڑھ لیں جس کھانے پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اس میں شیطان بھی شامل ہوجاتا ہے۔ بعض بچّے جماعت میں ٹافیاں یا چیونگم وغیرہ کھاتے ہیں۔ یہ نظم و ضبط کے بھی خلاف ہے، لہٰذا بچّوں کی اس عادت پر قابو پانا بھی استاد کا فرض ہے، بچّوں کو بتایا جائے کہ کھانے میں کبھی عیب نہ نکالیں اور ہمیشہ سیدھے ہاتھ سے کھائیں اور کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

گھر کا کام

بچّے مشق کے سوالات گھر سے زبانی یاد کرکے آئیں۔

بچّوں سے کہا جائے کہ وہ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھوئیں اور جماعت میں بچّوں سے پوچھتے رہیں کہ بچّے کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے ہیں یا نہیں؟ جو بچّے ایسا کریں ان کی حوصلہ افزائی کے لیے انھیں شاباشی دی جائے۔

اپنا کام خود کرو

اللہ تعالیٰ نے ہمیں زبان ، ہاتھ ، پاؤں ، کانوں ، آنکھوں اور ایسی ہی کئی جسمانی نعمتوں سے نوازا ہے اور یہ نعمتیں استعمال کرنے کے لیے دی ہیں۔ عقل مند لوگ ان نعمتوں کا استعمال کرکے اپنا ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے سارے کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے۔ اساتذہ نبی کریم ﷺ کی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے بچّوں کو بتائیں کہ آپ ﷺ اپنے کون کون سے کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے اور بچّے کون کون سے کام خود کرسکتے ہیں۔ اپنے چھوٹے چھوٹے کام کرنا بچّوں کی ذمّہ داری ہے۔ اچھّے بچّے وہ ہوتے ہیں جو اپنا کام خود کرتے ہیں۔ مثلاً اپنے اسکول کے بستے ، جیومیٹری بکس ، کمرۂ جماعت اور کپڑوں کو صاف رکھنا ، رات کو سونے سے پہلے اسکول کے بستے ، یونی فارم اور جوتے وغیرہ تیار رکھنا ، پانی خود پینا ، اپنا ہوم ورک خود کرنا ، بالوں میں خود کنگھی کرنا ، اپنی کتابیں سنبھال کر رکھنا۔ بچّے نہ صرف مذکورہ بالا کام خود کریں بلکہ اپنے گھر اور گلی کو بھی صاف رکھیں۔ کاغذ اور کھانے پینے کی چیزوں کے ریپر وغیرہ اِدھر اُدھر پھینکنے کی بجائے خود کوڑے دان میں ڈالیں۔ گندگی پھیلانے سے بچّے خود بھی بیمار ہوتے ہیں ، بہت سے بچّے رات کو سونے کے لیے اپنی امّی کا انتظار کرتے ہیں ، بچّوں کو بتایا جائے کہ وہ رات کو سونے والے کپڑے تبدیل کرکے خود سونے کی عادت ڈالیں۔ رات کو سونے سے پہلے خود دانتوں میں برش کریں اور صبح ناشتے کے بعد بھی خود برش کرنے کی عادت ڈالیں، اگر کمرۂ جماعت میں کہیں کوئی کاغذ یا پنسل کا برادہ گرا ہوا نظر آئے تو جس بچّے نے یہ چیزیں پھینکی ہوں ، انھیں کہا جائے کہ وہ یہ چیزیں خود اُٹھا کر کوڑے دان میں ڈالیں۔

گھر کا کام

بچّوں سے کہا جائے کہ وہ گھر جا کر اپنا بستہ ، یونی فارم اور جوتے وغیرہ مقررہ جگہ پر سنبھال کر رکھیں۔

استاد جماعت میں بچّوں سے وقتاً فوقتاً پوچھتے رہیں کہ وہ گھر میں اپنے کون کون سے کام خود کرتے ہیں۔

اچھّا برتاؤ

اچھّا برتاؤ کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یعنی ہم جب بھی کسی سے ملیں تو اس نظریے سے ملیں کہ اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نہ صرف اپنے دوستوں بلکہ دشمنوں کے ساتھ بھی اچھّا سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ ہر ایک کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔

استاد جماعت میں بچّوں کو بتائیں کہ وہ دوسروں کے ساتھ اچھّا برتاؤ کس طرح کرسکتے ہیں۔ اگر جماعت میں کسی بچّے کے پاس اسکیل، پنسل وغیرہ نہیں ہے تو اپنی چیزیں اسے استعمال کے لیے دیں، جماعت کے دوسرے بچّوں کے ساتھ لڑائی جھگڑے نہ کریں، اگر کوئی بچّہ بیمار ہوجائے تو اس کا حال ضرور پوچھیں۔ اگر کسی بچّے کی ڈیسک پر کوئی کھانے کی چیز رکھی ہوئی ہے تو اس کی اجازت کے بغیر نہ اٹھائیں۔ اسلامیات کی پہلی کی کتاب کے اس سبق میں کچھ مزید عملی مثالیں بھی دی گئی ہیں۔ اساتذہ وہ مثالیں بھی بچّوں کو ذہن نشین کروائیں، اِسکول کے علاوہ گھر میں بھی بزرگوں، والدین وغیرہ کے ساتھ اچھّا برتاؤ کرنا چاہیے۔ والدین کا کہنا ماننا چاہیے، انھیں تنگ نہیں کرنا چاہیے اور اپنی ہر بات منوانے کے لیے ان سے ضد نہیں کرنی چاہیے۔

گھر کا کام

استاد تختۂ سیاہ پر اچھّے برتاؤ کے حوالے سے کچھ ایسی آسان مثالیں لکھیں جو پہلی جماعت کے بچّوں کو سمجھ آجائیں اور ان سے کہیں کہ ایسی تین مثالیں وہ گھر سے لکھ کر لائیں اور بتائیں کہ وہ ان مثالوں پر کس طرح عمل کرسکتے ہیں۔

اپنے گھر اور مدرسے (اسکول) کو صاف رکھنا

بچّوں کا صبح سے دوپہر تک کا وقت اپنے اسکول میں گزرتا ہے اور دن کا باقی سارا حصّہ وہ اپنے گھر میں گزارتے ہیں۔ اسکول اور گھر دونوں کا ماحول صاف ستھرا ہونا چاہیے۔ گھر اور اسکول کی صفائی کا کام اگرچہ بچّے نہیں کرتے لیکن وہ گندگی نہ پھیلا کر اس صفائی کو برقرار تو رکھ سکتے ہیں۔ بعض بچّوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بار بار اپنی ناک میں انگلی ڈالتے ہیں۔ زمین پر تھوکتے ہیں یا کاغذ وغیرہ پھاڑ کر زمین پر پھینک دیتے ہیں۔ ہاف ٹائم میں جو بچّے اسکول کی کینٹین یا گھر سے لائی ہوئی چیزیں کھاتے ہیں ان کے ریپر بھی زمین پر اِدھر اُدھر پھینک دیتے ہیں۔ یہ بہت بُری عادت ہے، اس سے اسکول کے کمرۂ جماعت، کھیل کے میدان اور کوریڈور وغیرہ گندے ہوتے ہیں۔ اسکول میں جگہ جگہ کوڑے دان ہونا چاہیے اور بچّوں کو بتایا جائے کہ وہ فالتو چیزیں کوڑے دان میں پھینکیں بصورت دیگر کچرا پھیلانے والے بچّوں پر جرمانہ کیا جائے اسکول میں مہینے یا دو مہینے میں ایک بار ''یوم صفائی'' منایا جائے اور بچّوں سے کہا جائے کہ وہ اپنی جماعت اور اسکول کی راہداری (کوریڈور) اور کھیل کے میدان سے کچرا وغیرہ اُٹھائیں۔ گیلا کپڑا لے کر ڈیسک صاف کریں۔ اسکول میں اگر بچّوں کو صفائی کی عادت ڈالی جائے گی تو وہ یہ عادت گھر میں بھی برقرار رکھیں گے۔

گھر کا کام

بچّوں سے کہا جائے کہ وہ مشق کے سوالات گھر سے زبانی یاد کر کے آئیں۔